Allama Iqbal Open University AIOU solved assignment autumn 2024

Code 240 QURAN HAKEEM

Q.1

سورۃ التکاثر کا ترجمہ اور تفسیر لکھیے۔

Ans;

سورۃ التکاثر کا ترجمہ اور تفسیر

سورۃ التکاثر (سورہ نمبر 102) قرآن کی 30ویں پارے میں واقع ہے۔ اس سورہ کا مقصد انسانوں کی دنیا کی محبت اور مال و دولت کے پیچھے دوڑنے کی فطرت کو بیان کرنا ہے۔ یہ سورۃ انسان کو یاد دلاتی ہے کہ دنیا کی متاع اور مال و دولت انسان کے لیے ایک فریب ہے، اور اس کا اصل مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح حاصل کرنا ہونا چاہیے۔

ترجمہ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1. تم نے دنیا کی زیادتی کی آرزو میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مقابلہ کیا۔

2. یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ گئے۔

3. ہرگز نہیں، تم عنقریب جان لو گے۔

4. پھر تم یقیناً جان لو گے۔

5. اگر تم کو علم ہوتا جو تم نہیں جانتے تو تم ضرور پچھتاتے۔

studyvillas.com

6. تم قیامت کے دن دیکھو گے، تم پر اس کا علم کھل جائے گا۔

7. پھر تم قیامت کے دن اس سے متعلق سوال کیے جاؤ گے۔

تفسیر:

سورۃ التکاثر ایک مختصر مگر گہری سورہ ہے، جو انسانوں کو دنیا کے فانی لذتوں اور مال و دولت کی عارضیت سے آگاہ کرتی ہے۔ اس کی تفسیر میں چند اہم نکات پر روشنی ڈالی جا رہی ہے:

1. دنیا کی آرزو میں مقابلہ (آیت 1):

"تم نے دنیا کی زیادتی کی آرزو میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مقابلہ کیا۔"
یہ آیت انسان کی فطری خواہشات کو بیان کرتی ہے، جو دنیا کے مال و دولت کے پیچھے دوڑنے کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ انسان دوسروں سے زیادہ مال جمع کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے اور اس کا مقصد دنیا کی فانی چیزوں میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی حقیقت سے غفلت کی علامت ہے کیونکہ انسان اس میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ اس کا دھیان آخرت کی حقیقت کی طرف نہیں جاتا۔

2. قبروں تک پہنچنا (آیت 2):

"یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ گئے۔"
یہ آیت دنیا کی محبت میں انسان کی حالت کو بیان کرتی ہے۔ مال و دولت کی تلاش میں انسان اتنا غرق ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے مقصد کو بھول جاتا ہے اور آخرکار موت کے سامنے آ جاتا ہے۔ "قبروں تک پہنچنا" کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے بیشتر حصے کو دنیا کی آرزو میں گزار دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی موت کے قریب پہنچ جاتا ہے، مگر اس وقت بھی دنیا کے مال و دولت کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔

3. قیامت کی حقیقت کا انکشاف (آیت 3-4):

"ہرگز نہیں، تم عنقریب جان لو گے ...پھر تم یقیناً جان لو گے۔"
اللہ تعالیٰ انسانوں کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ جس دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑ رہے ہیں، وہ فانی ہیں۔ قیامت کے دن جب حقیقت واضح ہو گی، تو انہیں اپنی غفلت اور دنیا کے پیچھے دوڑنے کا پچھتاوا ہو گا۔ یہاں پر "یقیناً جان لو گے" کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کو پتا چلے گا کہ اس کی دنیاوی آرزووں کا کوئی حقیقت نہیں تھی، اور اس کا اصل مقصد آخرت کی تیاری تھا۔

4. علم کا فقدان اور پچھتاوا (آیت 5):

studyvillas.com

"اگر تم کو علم ہوتا جو تم نہیں جانتے تو تم ضرور پچھتاتے۔"
یہ آیت انسان کو اس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ اگر انہیں حقیقت کا علم ہوتا اور وہ اپنی زندگی کے اصل مقصد کو سمجھتے تو وہ دنیا کی چیزوں میں اتنی غرق نہ ہوتے۔ اللہ کے نزدیک اصل کامیابی آخرت کی فلاح میں ہے، نہ کہ دنیا کے مال و دولت میں۔ دنیا کی محبت انسان کو غفلت میں مبتلا کرتی ہے، اور قیامت کے دن وہ اپنی غفلت اور دنیا کے پیچھے دوڑنے پر پچھتائے گا۔

5. قیامت کے دن کا منظر (آیت 6-7):

"تم قیامت کے دن دیکھو گے، تم پر اس کا علم کھل جائے گا ...پھر تم قیامت کے دن اس سے متعلق سوال کیے جاؤ گے۔"
یہ آیت قیامت کے دن کے منظر کی وضاحت کرتی ہے، جب انسان کو اس کے اعمال کا حساب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال کریں گے کہ اس نے اپنی زندگی کس مقصد کے لیے گزاری۔ قیامت کے دن انسان کو اپنے اعمال کی حقیقت سامنے آئے گی، اور وہ دنیا کے مال و دولت کی عارضیت کو سمجھ کر پچھتائے گا۔ یہاں اللہ کی طرف سے "سوال کیے جاؤ گے "کا مطلب ہے کہ ہر انسان کو اس کی زندگی کی تفصیلات پر جواب دینا ہوگا کہ اس نے اپنے وقت، مال اور زندگی کو کس طریقے سے گزارا۔

نتیجہ:

سورۃ التکاثر انسانوں کو دنیا کی فانی چیزوں کی محبت میں غرق نہ ہونے کی نصیحت دیتی ہے۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مال و دولت کے پیچھے دوڑنے کی حقیقت کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اپنی غفلت کا پچھتاوا ہوگا۔ انسان کو اپنی زندگی کو آخرت کی فلاح کے لیے گزارنا چاہیے اور دنیا کی عارضیت سے بچ کر اللہ کی رضا اور نیک اعمال کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

studyvillas.com

Q.2

سورۃ البینہ کی روشنی میں مومن اور کفار کی جزا پر نوٹ لکھیں۔

Ans:

سورۃ البینہ کی روشنی میں مومن اور کفار کی جزا پر نوٹ

سورۃ البینہ قرآن مجید کی 98ویں سورۃ ہے، جو مدنی سورۃ ہے۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور کافروں کی جزا و سزا کے بارے میں وضاحت دی ہے۔ اس سورۃ میں ایمان کی حقیقت، نیک عمل اور اللہ کی رضا کے حصول کے راستے پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کافروں کے لیے عذاب اور مومنوں کے لیے انعامات کی وضاحت کی گئی ہے۔

مومنوں کی جزا:

سورۃ البینہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے جزا اور انعامات کی وضاحت کی ہے، جو اللہ کی رضا کے لیے ایمان لائے، نیک عمل کیے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دنیا و آخرت میں عظیم انعامات اور جنت کی بشارت دی ہے۔

1. جنت کی بشارت:

سورۃ البینہ کی آخری آیات میں مومنوں کے لیے جنت کا وعدہ ہے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَـٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ"**
(بینہ :7-8)
ترجمہ" :جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔"

studyvillas.com

یہ آیات مومنوں کے لیے خوشخبری ہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گزارتے ہیں، ان کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ جنت میں ان کو وہ راحتیں ملیں گی جو ان کے تصور سے باہر ہوں گی۔

2. اللہ کی رضا:

مومنوں کی سب سے بڑی جزا اللہ کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مومنوں کو جنت کے ساتھ ساتھ اللہ کی رضا بھی ملے گی، جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جنت میں داخلے کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوں گے، جو ایک مومن کی سب سے بڑی کامیابی اور جزا ہے۔

کافروں کی سزا:

سورۃ البینہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے عذاب کی سختی کو بیان کیا ہے۔ جو لوگ اللہ کی ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے، ان کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔

1. جہنم کی سزا:

کافروں کی جزا میں اللہ نے جہنم کی سزا کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَمِلُوا الصَّـٰلِحَاتِ أُوْلَـٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ خَـٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ"**
(بینہ: 6)
ترجمہ": جو لوگ کفر کرتے ہیں اور نیک عمل نہیں کرتے وہ بدترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی۔"

کافروں کو نہ صرف جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا بلکہ ان کا عذاب ہمیشہ کے لیے جاری رہے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی ہدایات کو جھٹلانے والے ہیں اور جو نیک عمل کرنے کی بجائے برے اعمال میں مبتلا ہیں۔

2. عذاب کا مستقل ہونا:

کافروں کے عذاب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کے عذاب کو نہ ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو کچھ مہلت دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے کو چھوڑ کر کفر میں مبتلا ہوتا ہے، اس کے لیے کوئی معافی نہیں ہوگی اور اس کا عذاب ہمیشہ کے لیے جاری رہے گا۔

studyillas.com

نتیجہ:

سورۃ البینہ مومنوں اور کافروں کی جزا و سزا کے درمیان واضح فرق بیان کرتی ہے۔ مومنوں کے لیے جنت اور اللہ کی رضا ہے، جو کہ ان کے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے۔ کافروں کے لیے جہنم اور عذاب ہے، جو ہمیشہ کے لیے ہے۔ اس سورہ میں ایک گہری حقیقت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں ایمان لانے اور نیک عمل کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ اللہ کے راستے پر چل کر جنت کی کامیابی حاصل کر سکے۔ اللہ کے راستے کو اختیار کرنا ہی انسان کی فلاح کا راستہ ہے، اور کفر کی راہ انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔

Q.3

سورۃ النصر کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں۔

Ans:

سورۃ النصر کا ترجمہ اور تفسیر

سورۃ النصر قرآن مجید کی 110ویں سورۃ ہے، جو مدنی سورۃ ہے۔ یہ سورہ بہت مختصر ہے اور اس میں تین آیات ہیں۔ سورۃ النصر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی بشارت دی اور آپ کی نبوت کی کامیابی کی خبر دی۔ یہ سورہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی کامیابی کی علامت اور فتح مکہ کے بعد کی خوشخبری ہے۔ اس سورہ میں اللہ کے ساتھ شکرگزاری کی اہمیت بھی بیان کی گئی ہے۔

ترجمہ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1. جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔

studvillas.com

2. اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوتے دیکھو۔

3. تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرو اور اس سے معافی طلب کرو۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تفسیر:

1. **"اللہ کی مدد اور فتح آنا:** "جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خوشخبری دی ہے کہ اللہ کی مدد اور فتح قریب آ رہی ہے۔ یہ آیت دراصل فتح مکہ کی طرف اشارہ کرتی ہے، جب اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور آپ کی دعوت کا پیغام پورے عرب میں کامیابی کے ساتھ پہنچا۔ اس فتح کے نتیجے میں مکہ مکرمہ فتح ہوا، اور وہاں کے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ یہ اللہ کی مدد اور فتح کی علامت تھی۔

یہ آیت اس بات کو بھی بیان کرتی ہے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور جب اللہ کا ارادہ ہو تو وہ اپنی مدد کے ساتھ اپنے پیغمبروں کی فتح کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اللہ کی مدد سے مراد وہ خصوصی انعامات اور نصرت ہے جو اللہ اپنے پیغمبروں اور مومنوں کو دشمنوں پر غلبہ دینے کے لیے دیتا ہے۔

2. **لوگوں کا دین میں داخل ہونا:** "اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوتے دیکھو۔"
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ماننے والوں کو یہ خوشخبری دی کہ جب اللہ کی فتح آ جائے گی، تو لوگوں کا اسلام قبول کرنا شروع ہو جائے گا۔ فتح مکہ کے بعد مکہ کے لوگ ایک ایک کر کے اسلام میں داخل ہونے لگے اور اللہ کی ہدایت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہاں "گروہ در گروہ" سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کا اسلام میں داخل ہونا ایک بڑے پیمانے پر ہو گا۔

اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دین کی سچائی اور حقانیت اتنی واضح ہو جائے گی کہ لوگ خود بخود اسلام میں داخل ہو جائیں گے، کیونکہ جب اللہ کی مدد آتی ہے تو لوگ اللہ کے دین کو قبول کرتے ہیں۔

3. **تسبیح اور حمد کرنا اور معافی طلب کرنا:** "تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرو اور اس سے معافی طلب کرو۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔"
یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے، تو انسان کو اللہ کی حمد و تسبیح کرنی چاہیے اور اللہ سے اپنی لغزشوں اور گناہوں کی معافی

studyvillas.com

طلب کرنی چاہیے۔ یہاں "تسبیح "سے مراد اللہ کی پاکیزگی اور عظمت کا اعتراف کرنا ہے، اور "حمد "سے مراد اللہ کی صفات کو تعریف کرنا ہے۔

فتح اور کامیابی کے بعد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اللہ کی مدد کے باوجود انسان کو ہمیشہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکنا چاہیے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔ اللہ کی توبہ قبول کرنے کی صفت یہاں بہت اہم ہے، جو اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کرنے میں بہت بڑا مہربان ہے۔

نتیجہ:

سورۃ النصر میں اللہ کی مدد، فتح اور کامیابی کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین دلایا گیا کہ آپ کی محنت اور اللہ کی مدد سے آپ کا مشن کامیاب ہو گا اور لوگ دین اسلام میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے۔ فتح مکہ ایک بڑی کامیابی تھی، جس کے بعد اسلام کا پیغام پورے جزیرہ نما عرب میں پھیل گیا۔

یہ سورۃ اس بات کی بھی یاد دہانی ہے کہ اللہ کی فتح اور مدد کے بعد انسان کو اللہ کی حمد و تسبیح کرنی چاہیے اور اپنی زندگی میں اللہ سے معافی طلب کرنی چاہیے، کیونکہ اللہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان جب بھی کامیابی حاصل کرے، اسے اپنی عاجزی اور انکساری کو برقرار رکھنا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

studyillas.com

Q.4

سورۃ الفلق کا ترجمہ اور تفسیر لکھیں ۔

Ans:

سورۃ الفلق کا ترجمہ اور تفسیر

سورۃ الفلق قرآن مجید کی 113ویں سورۃ ہے، جو مکی سورۃ ہے۔ یہ سورۃ اللہ کی پناہ طلب کرنے والی سورۃ ہے جس میں انسان کو اللہ سے پناہ مانگنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس سورۃ میں انسان کی حفاظت کے لیے اللہ کی پناہ میں آنے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے، خصوصاً ان خطرات سے بچنے کے لیے جن کا سامنا انسان کو اس دنیا میں ہوتا ہے۔

ترجمہ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1. کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے وقت کے رب سے۔

2. اس سے جو چیزیں پیدا کرتا ہے۔

3. اور اس سے جو رات کی تاریکی سے بچاتا ہے۔

4. اور اس سے جو گزرنے والے پھونکنے والوں سے بچاتا ہے۔

5. اور اس سے جو حسد کرنے والوں کے شر سے بچاتا ہے۔

تفسیر:

1. کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے وقت کے رب سے: "کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے وقت کے رب سے۔"
یہ آیت اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرنے کی ابتدا کو بیان کرتی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت دی جا رہی ہے کہ آپ اللہ سے صبح کے وقت کی حفاظت کی دعا کریں۔ صبح کا وقت ایک نیا آغاز ہوتا ہے اور اس وقت کی دعا کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ "رب" کا لفظ اللہ کی کامل حکمرانی اور پرورش کی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی اللہ

studyvillas.com

ہی ہر چیز کا مالک اور مدبر ہے، اور اس کی پناہ میں آنا انسان کے لیے سب سے بڑی حفاظت ہے۔

2. **"اس سے جو چیزیں پیدا کرتا ہے":** "اس سے جو چیزیں پیدا کرتا ہے۔"
اس آیت میں اللہ کی قدرت اور اس کی تخلیق کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ ہی تمام مخلوقات کا خالق ہے اور ہر چیز اس کی مرضی سے پیدا ہوتی ہے۔ یہاں "جو چیزیں پیدا کرتا ہے" سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جو اللہ کی طرف سے دنیا میں پیدا کی گئی ہیں، خواہ وہ انسان ہوں، حیوانات ہوں، نباتات ہوں یا دیگر عناصر۔ انسان کو ان تمام مخلوقات کے شر سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ کی دعا کرنا چاہیے۔

3. **"اور اس سے جو رات کی تاریکی سے بچاتا ہے":** "اور اس سے جو رات کی تاریکی سے بچاتا ہے۔"
رات کی تاریکی اور اس میں چھپے ہوئے خطرات سے اللہ کی پناہ مانگنا بہت ضروری ہے۔ رات کے وقت میں انسان اپنی کمزوری اور بے خبری کی حالت میں ہوتا ہے، اور اس میں مختلف قسم کے خطرات چھپے ہوتے ہیں، جیسے چوری، دھوکہ دہی، یا دوسری برائیاں جو رات کے وقت میں ہوتی ہیں۔ اس آیت میں اللہ کی پناہ کی طلب ہے، تاکہ رات کے خطرات اور شیطانی وسوسوں سے بچا جا سکے۔

4. **"اور اس سے جو گزرنے والے پھونکنے والوں سے بچاتا ہے":** "اور اس سے جو گزرنے والے پھونکنے والوں سے بچاتا ہے۔"
یہ آیت جادو، نظر بد، اور شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دعا پر مبنی ہے۔ "گزرنے والے پھونکنے والے" سے مراد وہ جادوگر، منفی قوتیں، یا شر کے اثرات ہیں جو لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ مانگنا ان تمام خطرات سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے جو انسان کے جسمانی یا روحانی نقصان کا سبب بن سکتے ہیں۔

5. **"اور اس سے جو حسد کرنے والوں کے شر سے بچاتا ہے":** "اور اس سے جو حسد کرنے والوں کے شر سے بچاتا ہے۔"
یہ آیت حسد اور نظر بد کے اثرات سے بچاؤ کے لیے ہے۔ بعض اوقات انسانوں کے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے اور وہ دوسروں کی خوشی یا کامیابی کو دیکھ کر نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں اللہ سے دعا کی جا رہی ہے کہ وہ حسد کرنے والوں کے شر سے انسان کو محفوظ رکھے، کیونکہ حسد انسان کے لیے بہت بڑا روحانی اور جسمانی خطرہ بن سکتا ہے۔

نتیجہ:

studyvillas.com

سورۃ الفلق ایک بہت اہم سورۃ ہے جو انسان کو اللہ سے پناہ مانگنے کی ہدایت دیتی ہے۔ یہ سورۃ ہر قسم کے خطرات، چاہے وہ جسمانی ہوں یا روحانی، سے بچاؤ کے لیے اللہ کی پناہ کی دعا پر مبنی ہے۔ اللہ کی مدد اور پناہ طلب کرنا انسان کی فطری ضرورت ہے، کیونکہ اللہ ہی ہے جو اپنی مخلوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے شر سے بچاتا ہے۔

یہ سورۃ انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ ہر وقت، خاص طور پر صبح کے وقت، اللہ سے پناہ طلب کی جائے اور اپنے دل میں اللہ کی عظمت کا یقین رکھتے ہوئے اس سے ہر قسم کے شر سے بچنے کی دعا کی جائے۔ اس طرح انسان اللہ کی پناہ میں آ کر سکون اور اطمینان کی زندگی گزار سکتا ہے، اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

Q.5

سورج البینہ کا ترجمہ کرتے ہوئے اس سے مرکب اضافی اور توصیفی کو علیحدہ کریں۔

Ans:

سورۃ البینہ کا ترجمہ اور اس میں مرکب اضافی اور توصیفی کی وضاحت

سورۃ البینہ قرآن مجید کی 98ویں سورۃ ہے، جو مدنی سورۃ ہے۔ یہ سورۃ اللہ کے پیغام کی سچائی کو بیان کرتی ہے اور اس میں ایمان اور کفر کے درمیان فرق واضح کیا گیا ہے۔ اس میں خاص طور پر وہ لوگ جو اللہ کے پیغمبروں کو نہیں مانتے اور جو ایمان لاتے ہیں، ان کی جزا و سزا کی بات کی گئی ہے۔

ترجمہ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1. لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ۔

studyvillas.com

2. رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔

3. فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔

4. وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ۔

5. وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ۔

6. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَمِلُوا۟ الصَّـٰلِحَاتِ أُوْلَـٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔

7. جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِىَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ۔

مرکب اضافی اور توصیفی کی وضاحت:

1. مرکب اضافی (Genitive Compound)

مرکب اضافی وہ ترکیب ہوتی ہے جس میں کسی چیز کی ملکیت یا تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے "کا" یا "کی" کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ایک لفظ دوسرے کے ساتھ تعلق ظاہر کرتا ہے۔

مثالیں:

- **"أَهْلِ الْكِتَابِ"**
  "ترجمہ": اہل کتاب
  وضاحت: یہاں "اہل" (لوگ) اور "کتاب" (کتابیں) کے درمیان تعلق ظاہر کرنے کے لیے اضافی ترکیب استعمال کی گئی ہے۔
- **"مِنَ اللَّهِ"**
  "ترجمہ": اللہ کی طرف سے
  وضاحت: یہاں "مِنَ" (کی طرف سے) اور "اللَّهِ" (اللہ) کے درمیان تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔
- **"رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ"**
  "ترجمہ": اللہ کی طرف سے رسول
  وضاحت: یہ مرکب اضافی ہے جس میں اللہ کی طرف سے رسول ہونے کا تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔

studyvillas.com

2. مرکب توصیفی (Descriptive Compound)
مرکب توصیفی وہ ترکیب ہوتی ہے جس میں کسی چیز یا شخص کی خصوصیت یا وصف کو بیان کیا جاتا ہے۔

مثالیں:

- **"صُحُفًا مُّطَهَّرَةً"**
"ترجمہ": پاک صاف صحیفے
"وضاحت: یہاں "مُطَهَّرَةً" (پاک صاف) ایک توصیفی ترکیب ہے جو "صُحُفًا" (صحیفے) کی خصوصیت کو بیان کر رہی ہے۔
- **"كُتُبٌ قَيِّمَةٌ"**
"ترجمہ": قیمتی کتابیں
وضاحت": قَيِّمَةٌ" (قیمتی) ایک وصف ہے جو "كُتُبٌ" (کتابوں) کی خصوصیت بیان کرتا ہے۔
- **"خَيْرُ الْبَرِيَّةِ"**
"ترجمہ": بہترین مخلوق
وضاحت": خَيْرُ" (بہترین) ایک توصیفی لفظ ہے جو "الْبَرِيَّةِ" (مخلوق) کی خصوصیت بتاتا ہے۔

نتیجہ:

سورۃ البینہ میں مرکب اضافی اور توصیفی دونوں قسم کی ترکیبیں استعمال کی گئی ہیں۔ مرکب اضافی میں چیزوں کے تعلقات اور ملکیت کو ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے "اہل کتاب "یا "اللہ کی طرف سے"۔ جبکہ مرکب توصیفی میں کسی چیز یا شخص کی خصوصیت یا وصف بیان کیا جاتا ہے، جیسے "پاک صاف صحیفے "یا "بہترین مخلوق"۔

اس سورۃ میں اللہ کے پیغام کی حقیقت اور مومنوں کی جزا کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور ان مرکب اضافی اور توصیفی ترکیبوں کے ذریعے ان مفاہیم کو بہتر طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔

studyvillas.com